ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

افشاں نورین

پی ایچ ڈی اسکالر اردو، نیشنل کالج آف بزنس ایڈ مینسٹریشن اینڈ اکنامکس سب کیمپس بہاولپور

ڈاکٹر محمد نعیم گھمن

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ شالیمار کالج باغبان پورہ، لاہور

حافظ عتبان اللہ

پی ایچ ڈی اسکالر اردو، نیشنل کالج آف بزنس ایڈ مینسٹریشن اینڈ اکنامکس سب کیمپس بہاولپور

پیر فیض الامین فاروقی سیالوی کی تاریخ گوئی

Afshan Naureen *
PhD Scholar Urdu, National College of Business Administration & Economics sub campus Bahawalpur.
Dr Muhammad Naeem ghumman
Assistant Professor, Urdu Department, Govt Shalimar College Bagbanpura Lahore.
Hafiz Utban Ullah
PhD Scholar Urdu, National College of Business Administration & Economics SubCampus Bahawalpur

***Corresponding Author:** naeemghumanhsp@gmail.com

The History Narration of Peer Faiz-ul-Amin Farooqi Sialvi

Pir Faizul Amin Farooqi Sialvi's Tarikh Gui Khanqah Munian is a Chishti Sialvi Khanqah in Chakuri Sharif, Gujarat. The distinguishing feature of this monastery is that the tradition of historiography which was our classical tradition has been refreshed and innovated. Pir Faizul Amin, the Sajjada Nashin of Khanqah Munian Sharif, had a perfect skill in history. He used to say history in Arabic, Persian and Urdu. In the current era, he has given a new dimension to history. In the circles of Urdu literature, the practice of history telling is non-

existent. In such an environment, Chishti Darvish, sitting in a remote monastery, was not only keeping this genre alive, but he was very knowledgeable in this art. History is a difficult art. He had perfect access to the fields of history. His book "Infs al-Turikh" is important in this context, in which he has mentioned the birth or death history of the famous elders and Mashaikhs from the birth of the Holy Prophet to the present era. His main art is history, he has expertise in history. He has written sections of history on the death of many scholars. You have recited parts of history in Persian, Urdu and Arabic. In the past, poets started telling history even on small events.

Key Words: *Pir Faizul Amin Farooqi Sialvi, Chishti Darvish, Mashaikhs, tradition of historiography, new dimension to history.*

خانقاہ مونیاں چکوڑی شریف گجرات میں چشتی سیالوی خانقاہ ہے۔اس خانقاہ کا امتیازی وصف یہ ہے کہ تاریخ گوئی کی روایت جو ہماری کلاسیکل روایت تھی اس کو از سر نو تازگی اور جدت عطا کی ہے۔خانقاہ مونیاں شریف کے سجادہ نشین پیر فیض الامین کو تاریخ گوئی میں کامل مہارت حاصل تھی۔وہ عربی،فارسی اور اردو میں تاریخ کہتے ہوتے تھے۔عہد رواں میں انہوں نے تاریخ گوئی کو نئی جہت عطا کی ہے۔اردو ادب کے حلقوں میں تاریخ گوئی کا چلن نہ ہونے کے برابر ہے۔ایسے ماحول میں دور دراز اک خانقاہ میں بیٹھا چشتی درویش اس صنف کو نا صرف زندہ رکھے ہوئے تھا بلکہ اس فن میں ید طولیٰ رکھتا تھا۔تاریخ گوئی اک مشکل فن ہے۔قطعات تاریخ کہنے پر ان کو کامل دسترس حاصل تھی۔ان کی کتاب "انفس التوریخ"اس ضمن میں اہمیت کی حامل ہے جس میں انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے لیکر عہد رواں تک کے معروف بزرگوں اور مشائخ کی تاریخ وفات یا پیدائش کہی تھی۔ان کا حقیقی فن ہی تاریخ گوئی ہے۔ان کو تاریخ گوئی میں مہارت حاصل تھی۔انہوں نے بہت سے علماء مشائخ کی وفات پر قطعات تاریخ کہے تھے۔آپ نے فارسی،اردو اور عربی میں قطعات تاریخ کہے ہیں۔ماضی میں شعراء نے چھوٹے چھوٹے واقعات پر بھی تاریخ کہنا شروع کر دی تھی۔جس کی وجہ سے اس فن کی اہمیت میں ہمیشہ اضافہ ہوتا رہا۔لوگ اپنی شادی،خوشی اور غمی کے مواقع پر بھی تاریخ کہتے تھے۔جس سے اس فن کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔دور حاضر میں تاریخ گو شعراء کی تعداد بہت کم ہے۔موجودہ دور میں تاریخ گوئی کی روایت دم توڑتی نظر آتی ہے۔جب ہر سمت فارسی شعر و سخن کا تقریبا خاتمہ ہو چکا ہو۔اس دور میں پیر فیض الامین فاروقی کا فارسی زبان میں اک دم توڑتی صنف میں شاعری کرنا یعنی قطعات تاریخ کہنا قابل ستائش ہے۔انہوں نے اک ایسی صنف کو اپنی نئی نسل تک پہچانے کی کوشش کی ہے جو تقریبا مٹ رہی تھی۔ماضی کی شاندار روایت سے رشتہ استوار کرنا مشکل امر ہوتا ہے مگر

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

پیر فیض الامین فاروقی نے یہ بار گراں نہ صرف اٹھایا بلکہ اس میں مہارت تامہ بھی حاصل کی۔ انہوں نے فارسی زبان میں تواریخ کہہ کر مشائخ چشت کی تہذیبی میراث کو اگلی نسلوں تک منتقل کیا ہے۔ سید صابر حسین شاہ نے پیر فیض الامین کی تاریخ گوئی کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

> "صاحبزادہ فیض الامین فاروقی نے تاریخیں انتہائی برجستہ انداز میں کہی ہیں۔ ان میں آمد ہی آمد ہے۔ آپ نے کمال مہارت سے اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں تاریخیں نکالیں اور قطعات موزوں فرمائے۔ گویا قطعات کا مجموعہ اردو اور فارسی کا حسین امتزاج ہے"۔[۱]

ان کے فارسی قطعات میں کچھ ذیل میں درج ہیں اور ان میں سے اکثر قطعات ان مشائخ کی قبروں کے کتبوں پر بھی تحریر ہیں۔

قطعہ وصال "نادرِ دوران سید محمد نور اللہ شاہ سیالکوٹی":

فاضل دین حق، آن عزیز جہاں
بہترینِ محدث، مناظر و فقیہہ
پیکر علم و حکمت، بلیغ اللسان
گفت ہاتف سنِ او بہ فیضِ الامینؔ
"مردِ شیرین ادا، ماہتابِ زمان"[۲]
۱۳۶۸ھ

قطعہ تاریخ وصال مولانا غلام دستگیر خان بیخود جالندھری:

آن غلام دستگیر، آن خوش ادا
مردِ مومن پیکرِ صدق و صفا
واقفِ اسرارِ قرطاس و قلم
نظم و نثرش مثلِ نیر پُر ضیا
ناگہان بربست رختِ زندگی
زین جہان شد جانبِ دار البقا
مرقدش را با الہٰ کن عنبرین

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

دہ مکانش در جوارِ مصطفیٰ

سالِ ترحیلش بگو فیض الامینؔ

داعی حق، فخر اربابِ وفا

"زبدہِ محفل غلامِ دستگیر آہ"

۱۹۴۷ء

سالِ میلادی بدان ای عاقلا(۳)

قطعہ تاریخ طباعت "انوار قمریہ تصنیفِ فارسی غلام احمد سیالوی مطبوعہ لاہور:

نسخہ تابان انوار قمر

ہست مرغوب ونہایت خوب تر

سیرتِ شیخِ طریقت رامحیط

شد بہ درگاہ پیغمبر مقتدر

قلب پاکش مہبطِ انوار حق

پیکرِ اخلاق وفرخندہ سیر

سالک ومجذوب مرتاض وولی

محوِ عشق تاجدارِ بحر وبر

در تصوف بُد مقامش بس بلند

فقہ حنفی راامام مفتخر

از تالیفِ شہیرِ این زمان

آن مرید احمد زہی عالی نظر

پیکرِ اخلاص واخلاق ووفا

غوطہ زن دراِبحر علم وہنر(۴)

قطعہ تاریخِ وصال:

خواجہ قطب الدین قطبِ چشتیہ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

ماخذ تحقیقی مجلّہ

آج ہیں وہ زیبِ جنت باخدا

سال رحلت کے لیے فیض الامیں

"سرگروہِ اہلِ حق" آئی ندا(۵)

۶۳۵ھ

قطعہ تاریخِ وصال سید امیر علی شاہ چشتی:

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

کاملِ دہر سید امیر علی

افتخارِ زمان، پیکرِ آگہی

فیضیاب از کرم ہائی خواجہ سیال

زبدہ کاملان، عابد و متقی

بد چہارم ذیقعد، دوشنبہ روز

گفت واصل بحق آن مکرم ولی

روحِ پاکیزہ چون پیشِ داور رسید

حکم حق آمدہ داخلِ جنتی

مصرعِ رحلتش گفت فیض الامینؔ

"بادشاہِ سخا، بُد امیر علی"(۶)

۱۳۴۱ھ

قطعہ تاریخ وصال قاضی محمد عابد موہروی:

محمد عابد آن پاکیزہ سیرت

خجستہ خصلت و شیرین طبیعت

یگانہ گوہر، کانِ ولایت

یمِ استغنا، پدر طریقت

دوشنبہ روز بُد، ذیقعدہ ہشتم

روان شد جانب گلزار جنت

خدائی مہربان بر مرقدِ او

ببارد ابرِ رحمت تا قیامت

پئی سالِ وصالش گفت ہاتف

بگو فیض الامینؔ "گنجِ فضیلت"(۷)

۱۳۹۳ھ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

فن تاریخ گوئی کی اہمیت مسلم ہے۔ابتداء میں فن تاریخ گوئی شاعری سے الگ تھی۔تاریخ گوئی اور شاعری میں فن اور ثقافتی ہم آہنگی نے ان میں گہرا رشتہ قائم کر کے یک جان کر دیا ہے۔فن تاریخ کا ماہر اس انداز سے تاریخ نکالتا ہے کہ اس کے ترتیب دیئے ہوئے الفاظ سے صرف سال مطلوب ہی نہ نکلے بلکہ اس کا واقعہ کے ساتھ معنوی رشتہ بھی قائم ہو جائے۔موجودہ عہد میں تاریخ گوئی کو اہمیت نہیں دی جاتی ہے مگر زندہ قومیں اپنی تہذیب ومعاشرت کے ساتھ اپنا ناطہ جوڑتی ہیں۔

اردو اور فارسی شاعری میں اک دور تھا جب فن تاریخ کی بڑی اہمیت ہوتی تھی۔یہ اک مشکل فن ہے اس فن میں ماہر ہونے کے لیے ذہانت، شعر و سخن کا کامل ادارک اور علم الاعداد کا ماہر ہونا ضروری ہوتا ہے۔اکثر لوگ اس فن سے نابلد ہوتے ہیں اور وہ بھی تاریخ گوئی شروع کر دیتے ہیں۔جس کی وجہ اس فن کی قدرومنزلت مسلسل کم ہوتی چلی گئی۔اب جب کلاسیکل ادب کی بہت سی اصناف اپنی اہمیت کھو رہی ہے تو تاریخ گوئی نے ابھی اپنی اہمیت کھونا شروع کر دی۔ایسے دور میں اک خانقاہ میں بیٹھے ہوئے شاعر کا تاریخ گوئی میں کمال حاصل کرنا خوش آئند بات ہے۔پیر فیض الامین نے تاریخ گوئی میں ماضی کی روایات کو زندہ کیا۔ان کے فن میں پختگی نظر آتی ہے۔انہوں نے فارسی اور اردو میں جو بھی تواریخ کہی ہیں۔ان میں کلاسیکل روایت کی جھلک نظر آتی ہے۔انہوں نے تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ بہت سے صوفیاء اور مشائخ کی تواریخ وفات بھی کہی ہیں۔زمانہ گزر گیا جب کوئی کتاب طبع ہوتی تو اس پہ طباعت کا قطعہ بھی درج ہوتا تھا۔پیر فیض الامین سیالوی نے اسی دم توڑتی روایت کا زندہ کیا ہے۔انہوں نے بہت ہی عمدہ تواریخ کہنے کے ساتھ ساتھ اس کو رواج بھی دینے کی کوشش کی ہے۔انہوں نے اپنی کتاب "انفس التواریخ" چھپوا کر بھی اپنی تاریخ گوئی کو محفوظ کر دیا ہے۔ان کے قطعات تاریخ میں روانی اور سلاست نظر آتی ہے۔ان کی کتاب کو اگر فن تاریخ گوئی کا شہکار کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔حکیم یحییٰ صمدانی نے ان کی کتاب کے دیباچے میں ان کی فنی عظمت کا اعتراف ان الفاظ میں کیا ہے۔

> "فصاحت وبلاغت سے مرقع مادہ تواریخ رحلت سے مصنف کی علمی و ادبی رفعت شان درخشاں و تاباں نظر آتی ہے۔مادہ ہائے تواریخ میں روانی شائستگی اور اثر انگیز یسے عام قاری بھی لطف اندوز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا"(۸)

پیر فیض الامین فاروقی کو فارسی کی طرح اردو تاریخ گوئی پر بھی کامل دسترس حاصل تھی۔ان کے اردو تاریخ گوئی کے چند نمونے ملاحظہ کریں۔مولانا فیض رسول فاروقی کا قطعہ وفات کہا۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26
ماخذ تحقیقی مجلہ

صاف باطن مولانا فیض رسول فاروقی

محب خدا خواجہ فیض رسول

ہیں باغ ولایت کا ذی شان پھول

مزار ان کا ہے مرجع خاص و عام

یہاں رحمتوں کا ہے ہر دم نزول

سن وصل فیض الامین یوں کہو

کرم شیوہ علامہ فیض الرسول (۹)

۱۹۴۴ء

مولانا مشتاق احمد فاروقی کی تاریخ وفات کہی جو ان کی قادر الکلامی کی بہترین مثال ہے۔

معدن لطف و کرم مولانا مشتاق احمد فاروقی

مشتاق احمد ارباب یقیں

تھے وہ محب مصطفے مرد متین

آیات قرآں سے مزین ان کا دل

کردار ان کا لائق صد آفریں

خواجہ ضیاء الدین سے نسبت آفریں

تھے جو رئیس متقیں روشن جبیں

اولیٰ جمادی کی تھی گیارہ روز پیر

رخصت ہوئے جانب خلد بریں

سال وصال آن کا کہو فیض الامیں

"مشتاق احمد صدر بزم کاملیں" (۱۰)

۱۳۸۸ھ

شیخ الحدیث مولانا معراج الاسلام جن کی ساری زندگی حدیث پڑھانے میں گزری۔ وہ یادگار اسلاف تھے۔ ان کے تلامذہ پوری دنیا میں دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ ان کی طبعیت میں استغنا تھا۔ ان کی درویشی کا شہرہ

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26
ماخذ تحقیقی مجلہ

تھا۔ مولانا معراج الاسلام سراپا کرم تھے۔ ان کا بھی قطعہ وفات پیر فیض الامین فاروقی نے کہا۔ اس قطعہ وفات میں ان کے شخصی اوصاف کا بھی ذکر کیا۔

مخزن برکات مولانا معراج الاسلام
مولانا معراج الالسلام عالم شریں خصال
صاحب ادراک و دانش زبدہ اہل کمال
اک مبلغ بے بدل تھا اک مفکر لاجواب
راہ حق میں گذرے اس کی زندگی ماہ و سال
روز یک شنبہ اٹھارہ ماہ معراج نبی
اس جہان پر فتن سے کر گیا وہ انتقال
سال رحلت اس کا یوں فیض الامین نے کہہ دیا
"مولانا معراج الاسلام آہ مرد بے مثال"(۱۱)
۱۴۳۸ھ

پیر فیض الامین فاروقی کے قطعات تاریخ فنی معیار پر پورا اترتے ہیں۔ انہوں نے فارسی اور اردو میں قطعات تاریخ کہہ کر امید کی شمع روشن کی ہے کہ ماضی کی روایات کو اگر کوئی زندگی عطا کرنا چاہے تو اس کے لیے ممکن ہے۔ انہوں نے سیال شریف کے شجرہ کے مطابق آقا ﷺ تک پورے سلسلے کے بزرگوں کے قطعات تاریخ پیدائش و وفات کہے ہیں۔ ان کے قطعات تاریخ میں صوفیا چشت اور دیگر احباب کے قطعات شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی تواریخ نگاری کی کتاب کو منسوب بھی خواجہ غلام فخر الدین سیالوی کے نام سے کیا ہے۔ انہوں نے اپنی تاریخ نگاری کی ابتداء حضور ﷺ کی ذات مبارکہ سے کی ہے۔

کام جس کے دم مکمل ہوا دین کا
ہو گئے واصل حق حبیب خدا
سال ہاتف نے فیض الامیں سے کہا
"عالم بے وفا" سے گئے "مصطفٰے"(۱۲)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

ماخذ تحقیقی مجلہ

عروس فاروقی اپنے والد کی میراث تاریخ گوئی کو بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔اپنے والد کی وفات کے بعد وہ مشائخ وصوفیاء کے قطعات وفات کہتے ہیں۔ان کی تاریخ گوئی میں استادانہ مہارت اور پختگی دکھائی دیتی ہے۔خانقاہ مونیاں شریف کا یہ اعزاز ہے کہ ان کا شعری ورثہ بطور خاص تاریخ گوئی کا فن نئی نسل تک بھی منتقل ہو چکا ہے۔عروس فاروقی نے اپنے والد گرامی پیر فیض الامین سیالوی کی وفات پر قطعہ تاریخ کہا جس کے ہر مصرعے سے ان کا سن وفات نکلتا ہے۔

قطعہ تاریخ رحلت:

حضرت پیر فیض الامین فاروقی سیالوی

نجم عالی تبار، شمس رجال ۱۴۴۱ھ

گیر دار جہاں فکر وخیال ۱۴۴۱ھ

مہربان، خوش نویس، ماہ جبیں ۱۴۴۱ھ

خوبرو، ہوش مند، نیک اعمال ۱۴۴۱ھ

خوب صدر مرحبا حسین عصر ۱۴۴۱ھ

خوش نگہ، شادکام، پاک مآل ۱۴۴۱ھ

فخر ارباب عالم جوہر ۱۴۴۱ھ

نغمہ آبروئے اہل کمال ۱۴۴۱ھ

فیض یاب از علوم اہل حشم ۱۴۴۱ھ

صاحب دستگاہ وذی اقبال ۱۴۴۱ھ (۱۳)

عروس فاروقی نے ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی کا بھی قطعہ وفات کہا ہے۔ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی بھی فن تاریخ گوئی میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔

قطعہ تاریخ رحلت:

معلّٰی جناب مظہر محمود شیرانی ۲۰۲۰

شیخوپورہ

پور شیرانی رخصت ہوا

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26
ماخذ تحقیقی مجلہ

اہل ادراک ہیں سوگوار
آدمی تھا بڑے کام کا
نابغوں میں تھا اس کا شمار
سال رحلت کا پوچھو اگر
میں کہوں "مظہر نام دار"(۱۴)
۱۴۴۱ھ

الغرض پیر فیض الامین فاروقی سیالوی نے تاریخ گوئی کے فن کو نا صرف زندہ رکھا ہے بلکہ اس مشکل فن کو اپنی نئی نسل تک بھی منتقل کیا ہے۔ عربی، فارسی اور اردو میں تاریخ گوئی واقعی قابل داد امر ہے۔ پیر فیض الامین فاروقی کو تینوں زبانوں میں تاریخ گوئی پر ملکہ حاصل تھا۔ مشائخ چشت کی میراث شعر و سخن کا وافر حصہ ان کو عطا ہوا تھا۔ خانقاہ مونیاں چکوڑی شریف کا تاریخ گوئی میں امتیازی وصف ان کو معاصر خانقاہوں سے ممتاز کرتا ہے۔ اردو شاعری کی مشکل ترین صنف تاریخ گوئی کو رواج دینا اور اس کی طرف ادبی حلقوں کی توجہ مبذول کروانا یقیناً پیر فیض الامین سیالوی کا اہم کارنامہ ہے۔ انہوں نے تاریخ گوئی کے کئی نادر و نایاب نمونے بھی چھوڑے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ فیض الامین سیالوی صاحبزادہ، انفس التواریخ، لاہور: دارالاسلام اندرون بھاٹی گیٹ، ۲۰۱۸، ص ۱۷
۲۔ فیض الامین سیالوی صاحبزادہ، نصابِ مغفرت، لاہور: اسلامک میڈیا سنٹر، ۲۰۱۲، ص ۲۲
۳۔ مرید احمد چشتی، فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، جلد ۲، کراچی: انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ، ۲۰۱۲، ص ۵۲۹
۴۔ ایضاً، ص ۵۹۶
۵۔ فیض الامین سیالوی صاحبزادہ، انفس التواریخ، لاہور: دارالاسلام اندرون بھاٹی گیٹ، ۲۰۱۸، ص ۶۹
۶۔ مرید احمد چشتی، فوز المقال فی خلفائے پیر سیال، جلد ۲، کراچی: انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ، ۲۰۱۲، ص ۲۱۳
۷۔ ایضاً، ص ۳۲۵
۸۔ فیض الامین سیالوی صاحبزادہ، انفس التواریخ، لاہور: دارالاسلام اندرون بھاٹی گیٹ، ۲۰۱۸، ص ۲۵
۹۔ ایضاً، ص ۱۴۵

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-26

۱۰۔ ایضاً، ص۱۴۸

۱۱۔ ایضاً، ص۲۰۸

۱۲۔ ایضاً، ص۵۲

۱۳۔ نجم الامین عروس فاروقی، غیر مطبوعہ کلام مملوکہ عروس فاروقی خانقاہ مونیاں شریف گجرات

۱۴۔ ایضاً